S_1999_5_80_86

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1999 ایس یو پی پی 5ایس سی آر

اسٹیٹ آف مغربی بنگال

بنام۔

راشموئے داس اور دیگران

1دسمبر1999

کے۔ٹی۔تھامس اور ایم۔بی۔شاہ، جسٹسز

بنگال ایکسائز ایکٹ، 1909-دفعہ(1)92-فوجداری عدالتیں-ایکٹ کے تحت جرم کا اعتراف-کب-منعقد ہوا، اگر ایکٹ کے چھ ماہ کے اندر مبینہ گیا ہے-اگر چھ ماہ کی مدت ختم ہوگئی ہے، جب ریاست کی سابقہ منظوری کے ساتھ مبینہ جاتا ہے-ضروری نہیں کہ منظوری حاصل کرنے کی کارروائی چھ ماہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے شروع ہو جانی چاہیے تھی-ضابطہ فوجداری 1973 (مغربی بنگال ترمیم)-دفعہ(5)167۔

ایکسائز ڈیپارٹمنٹ آف اپیلینٹ-ریاست نے بنگال ایکسائز ایکٹ 1909 کے تحت مختلف جرائم کے لیے جواب دہندگان کے خلاف مقدمہ چلانے کی تجویز پیش کی۔مبینہ ایکٹ کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت ختم ہونے پر، اس نے مجموع ضابطہ فوجداری، 1973 (مغربی بنگال ترمیم) کی دفعہ(5)167 کے تحت مجسٹریٹ سے رابطہ کیا اور تحقیقات جاری رکھنے کا حکم مانگا اور بنگال ایکسائز ایکٹ، 1909 کی دفعہ (1)92 کے تحت قانونی چارہ جوئی کی منظوری کے لیے ریاستی حکومت سے بھی رجوع کیا۔مدعا علیہان نے دفعہ(5)167 سی آر پی سی کے تحت مجسٹریٹ سے رابطہ کیا۔انہیں اس بنیاد پر مقدمے سے بری کرے کہ ریاست مبینہ جرم کے ارتکاب کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر مقدمہ چلانے میں ناکام رہی جسے مسترد کر دیا گیا تھا۔مدعا علیہان نے عدالت عالیہ میں نظر ثانی دائر کی جس کی اجازت اس بنیاد پر دی گئی کہ واقعہ کی تاریخ سے چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے منظوری حاصل کرنے کے لیے اقدامات شروع کیے جانے چاہئیں تھے اور ان کے خلاف کارروائی کو کالعدم قرار دے دیا۔عدالت عالیہ کے حکم سے ناراض، اپیلنٹ-اسٹیٹ نے موجودہ اپیل دائر کی ہے۔

اپیل کنندہ ریاست نے دعوی کیا کہ جب استغاثہ کی رپورٹ دائر نہیں کی گئی تھی تو کارروائی کو منسوخ

کرنے کا حکم دینے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد:1.1 بنگال ایکسس ایکٹ 1990 کے تحت کسی جرم کا نوٹس لینے میں فوجداری عدالتوں کے اختیار کو دفعہ (1) 92 کے دوسرے پیراگراف کے ذریعے محدود کیا گیا ہے۔اس کے پڑھنے سے یہ موقف واضح ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ پر قانون کے تحت جرم کا نوٹس لینے کے خلاف کوئی پابندی نہیں ہے اگر اس کے تحت مذکوردو شرائط میں سے ایک مطمئن ہو۔اگر اس ایکٹ کے چھ ماہ کے اندر استغاثہ قائم کیا گیا ہے جس میں مبینہ گیا ہے کہ مجسٹریٹ کے طور پر کوئی منظوری پیش کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے تو وہ ایکٹ کے تحت نوٹس لینے کے لیے آزاد ہوگا۔لیکن اگر مذکورہ بالا چھ ماہ کی مدت ختم ہو چکی ہے تب بھی عدالت ایکٹ کے تحت جرم کا نوٹس لے سکتی ہے جب ریاستی حکومت کی سابقہ منظوری کے ساتھ مقدمہ چلایا جاتا ہے۔دوسرے لفظوں میں کسی مجرم کے خلاف مبینہ ایکٹ کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت ختم ہونے کے بعد قانونی کارروائی شروع کرنے کی واحد ضرورت یہ ہے کہ اس طرح کے ادارے کے ساتھ ریاستی حکومت کی طرف سے اس طرح کے ادارے کے لیے دی گئی منظوری بھی ہونی چاہیے۔(84-جی-ایچ؛85-اے)۔

1.2. منظوری حاصل کرنے کی ضرورت صرف اس صورت میں پیدا ہوگی جب چھ ماہ کی مذکورہ مدت کی میعاد ختم ہونے تک استغاثہ قائم نہیں کیا گیا ہو۔لہذا یہ تجویز کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ افسر کو مذکورہ مدت چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے منظوری حاصل کرنے کے لیے کارروائی شروع کر دینی چاہیے تھی۔اگر مذکورہ مدت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے استغاثہ شروع کرنے کے لیے کاغذات مکمل ہو جاتے ہیں تو وہ اس طرح کا مقدمہ شروع کرنے کے لیے فورا مجسٹریٹ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔اس کے بعد منظوری کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔لہذا منظوری حاصل کرنے کی ضرورت مذکورہ مدت چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد ہی پیدا ہوگی۔(85-سی،ڈی)

سپرنٹنڈنٹ اور ریمبرنس آف لیگل افیئر ز، مغربی بنگال بنام مہندر سنگھ، (1972) فوجداری قانون جرنل 544، منظور شدہ۔

2. عدالت عالیہ کسی ایسی چیز کو کالعدم قرار نہیں دے سکتی جو موجود نہ ہو۔اس طرح کی قانونی کارروائی کی پیش گوئی یا آغاز میں استغاثہ کو کالعدم قرار دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔(84-ڈی)

3. یہ بات قابل ذکر ہے کہ چھ ماہ کی ابتدائی مدت ختم ہونے کے بعد منظوری کے ذریعے حمایت یافتہ استغاثہ قائم کرنے کے لیے ایکٹ میں مزید کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔یقیناً اس طرح کا ادارہ

ضابطہ فوجداری میں موجود دیگر عمومی توضیعات تابع ہو سکتا ہے۔(85-بی)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1999 کی فوجداری اپیل نمبر 1287۔

1998 کی سی آر ایل آر۔سی۔نمبر 47 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 12.8.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے تپاس چندر رے اور محترمہ مِیتا مکھرجی اور ستیش وگ۔

مسز سرلا چندر، مدعا علیہ نمبر 1 کے لئے آلوک سین گپتا اور پربجیت سنہا مدعا علیہ نمبر 2-3 کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

تھامس، جسٹس: اجازت دی گئی۔

ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ نے مدعا علیہ کے خلاف استغاثہ کی کارروائی شروع کرنے سے پہلے ہی روک دیا ہے کیونکہ عدالت عالیہ نے قبل از وقت منسوخی کے حکم کے ساتھ قدم اٹھایا تھا۔اس لیے ریاست مغربی بنگال نے خصوصی اجازت کے ذریعے اس اپیل میں عدالت عالیہ کے مذکورہ حکم کو چیلنج کیا ہے۔

وہ حقائق جو اپیل کنندہ نے جواب دہندگان کے خلاف مرتب کیے ہیں جس کی وجہ سے مذکورہ حکم نامہ درج ذیل ہے:

مغربی بنگال ریاست کے محکمہ ایکسائز کے افسران نے 22.3.1996 پر میسرز ہومیو امپلیکس انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ نامی انسٹی ٹیوٹ کے دفتر اور گودام میں تلاشی لی۔اس سے بڑی مقدار میں اسپرٹ (9,683 لیٹر) ضبط کیا گیا۔چونکہ اس طرح کی اسپرٹ کا ذخیرہ، افسران کے مطابق، کسی جائز اتھارٹی کی مدد کے بغیر تھا، اس لیے انہوں نے ممنوعہ اشیاء سے نمونے لیے اور انہیں لیبارٹری میں جانچ کے مقصد سے کیمیائی معائنہ کار کو بھیج دیا۔اسی دن افسران نے دو افراد کو گرفتار کیا۔انہیں علی پور کے سب ڈویژنل جوڈیشل مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا جنہوں نے بعد میں انہیں ضمانت پر رہا کر دیا۔اس اپیل میں تینوں مدعا علیہان نے پیشگی ضمانت کے لیے سیشن عدالت کا رخ کیا اور سیشن جج نے 16.4.1996 پر ان کے حق میں حکم جاری کیا۔

19.10.1996 پر کیمیائی معائنہ کار نے نمونوں کے تجزیے کی رپورٹ بھیج دی۔محکمہ ایکسائز کے افسران کا خیال تھا کہ مدعا علیہان، ان لوگوں کے علاوہ جنہیں پہلی بار گرفتار کیا گیا تھا، وہ بھی ممنوعہ اشیاء کے ذخیرہ کرنے کے ذمہ دار تھے اور ان سب پر بنگال ایکسائز ایکٹ 1909 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کے تحت

مختلف جرائم کے لیے مقدمہ چلایا جاسکتا ہے۔

جب انہوں نے ان افراد کے خلاف مقدمہ چلانے کی تجویز پیش کی تو انہیں احساس ہوا کہ دور کاوٹوں کوعبور کرنا ہے۔ پہلا یہ ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 92 میں یہ شرط شامل ہے کہ استغاثہ کا ادارہ جرم کی تاریخ سے چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد صرف ریاستی حکومت کی منظوری سے بنایا جانا تھا۔ دوسرا یہ تھا کہ ضابطہ فوجداری (مغربی بنگال ترمیم) کی دفعہ (5)167 کے تحت مجسٹریٹ کا حکم ملزم کی گرفتاری کی تاریخ سے چھ ماہ سے آگے تحقیقات جاری رکھنے کے لیے ضروری تھا۔ مذکورہ ذیلی دفعہ کے مطابق اگر مجسٹریٹ کے ذریعے سمن کیس کے طور پر قابل سماعت کیس کی تحقیقات اس تاریخ سے چھ ماہ کے اندر ختم نہیں ہوسکی جس دن ملزم کو گرفتار کیا گیا تھا یا وہ پیش ہوا تھا، تو مجسٹریٹ جرم کی مزید تحقیقات کو روکنے کا حکم دے گا اور ملزم کو اس وقت تک بری کر دے گا جب تک کہ تفتیش کرنے والا افسر مجسٹریٹ کو مطمئن نہ کرے کہ خصوصی وجوہات کی بنا پر اور انصاف کے مفاد میں مذکورہ مدت سے آگے تحقیقات جاری رکھنا ضروری ہے۔ یہ ایک خصوصی شق ہے جو صرف ریاست مغربی بنگال میں لاگو ہوتی ہے۔

جب تک ایکسائز افسران کو کیمیائی معائنہ کار سے رپورٹ موصول ہوئی تب تک چھ ماہ کی مدت ختم ہو چکی تھی۔ لہذا انہوں نے ایک دوہرا اقدام اپنایا- ایک، جس میں تحقیقات جاری رکھنے کے لیے مجسٹریٹ کے حکم کی درخواست کی گئی اور دوسرا، ریاستی حکومت کے مقدمے کی منظوری کے حکم کی درخواست کی گئی۔

اگرچہ مجسٹریٹ نے ابتدائی طور پر تحقیقات مکمل کرنے کے لیے مزید وقت دیا لیکن وہ مدت بھی ختم ہو گئی اور افسران نے مزید توسیع کے لیے دوبارہ مجسٹریٹ سے رابطہ کیا جسے منظور کر لیا گیا۔ دریں اثنا، مدعا علیہان نے مجسٹریٹ سے درخواست کی کہ وہ انہیں اس بنیاد پر مذکورہ مقدمے سے بری کریں کہ ریاست مبینہ جرم کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر استغاثہ شروع کرنے میں ناکام رہی۔ لیکن مجسٹریٹ نے اس عرضی کو خارج کر دیا جس کے خلاف مدعا علیہان نے نظر ثانی کے لیے عدالت عالیہ کا رخ کیا۔ عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے متنازعہ حکم کے مطابق مذکورہ نظر ثانی کو نمٹا دیا اور مدعا علیہان کے خلاف تمام کارروائی کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔

جواب دہندگان کی جانب سے عدالت عالیہ کے سامنے یہ پیش کیا گیا کہ ایکٹ توضیعات کے مطابق مجسٹریٹ کو پولیس رپورٹ داخل کرنے کے وقت میں توسیع کا اختیار نہیں ہے اور اس کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر منظوری حاصل کرنے کے لیے اقدامات شروع کیے جانے چاہئیں تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاضل واحد جج نے مذکورہ دلیل کو برقرار رکھا ہے جسے درج ذیل مشاہدات سے سمجھا جاسکتا ہے:

"مذکورہ بالا عرضیوں کے پس منظر میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ استغاثہ کی چھ ماہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے منظوری کے لیے درخواست دینے میں ناکامی جب وہ چھ ماہ کے اندر استغاثہ کی رپورٹ داخل کرنے یا دائر کرنے سے قاصر تھی اور ابھی تک منظوری کا حکم پیش کرنے میں ناکامی اور ابھی تک استغاثہ کی رپورٹ داخل کرنے میں مزید ناکامی ملزم افراد کو فارغ کرنے اور کارروائی کو کالعدم قرار دینے کا حقدار ہے۔

فاضل جج نے مزید مشاہدہ کیا کہ "جہاں استغاثہ مجسٹریٹ کے ذریعے نوٹس لینے کے لیے کارروائی شروع کرنے کے لیے چھ ماہ کی مقررہ مدت سے آگے استغاثہ کی رپورٹ داخل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے استغاثہ کی رپورٹ کے ساتھ منظوری کے حکم کے ساتھ آنا چاہیے۔فوری معاملے میں ابھی تک نہ تو استغاثہ کی رپورٹ مجسٹریٹ کے سامنے دائر کی گئی ہے اور نہ ہی منظوری کا حکم پیش کیا گیا ہے۔"

اعتراض شدہ فیصلے میں حتمی عملی حصہ یہ ہے کہ "مذکورہ بالا مباحثوں کی روشنی میں درخواست کی اجازت دی جاتی ہے اور کارروائی کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

اپیل کنندہ ریاست کی طرف سے دلیل دینے والے فاضل وکیل شری تپاس چندررے نے کہا ہے کہ جب عدالت عالیہ نے پایا کہ استغاثہ کی رپورٹ دائر نہیں کی گئی ہے تو کارروائی کو منسوخ کرنے کا حکم دینے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔مذکورہ دلیل میں خوبی ہے کہ عدالت عالیہ کسی ایسی چیز کو کالعدم نہیں کر سکتی جو غیر موجود تھی۔اس طرح کی قانونی کارروائی کی پیش گوئی یا آغاز میں استغاثہ کو کالعدم قرار دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔مزید معلوم ہوا کہ واحد جج نے ایکٹ کی دفعہ (1)92 کی صحیح تشریح نہیں کی ہے۔ذیلی دفعہ ذیل میں نکالا گیا ہے:

.92"مقدمات اور قانونی چارہ جوئی کی حد۔- (1) کوئی سول عدالت اس ایکٹ کے مطابق حکومت کے خلاف کسی بھی کام یا مبینہ طور پر کیے جانے کے سلسلے میں کسی بھی مقدمے کی سماعت نہیں کرے گی، اور ریاستی حکومت کی سابقہ منظوری کے علاوہ، کوئی مجسٹریٹ اس ایکٹ یا ایکسائز ریونیو سے متعلق کسی دوسرے قانون کے تحت کسی ایکسائز افسر کے خلاف لگائے گئے کسی الزام کا نوٹس نہیں لے گا، یا اس ایکٹ کے تحت کسی دوسرے شخص کے خلاف لگائے گئے کسی الزام کا نوٹس نہیں لے گا، جب تک کہ شکایت شدہ ایکٹ کی تاریخ کے چھ ماہ کے اندر استغاثہ کا مقدمہ قائم نہ کیا جائے۔

ہمیں اس معاملے میں سول عدالتوں پر دفعہ کی طرف سے عائد پابندیوں کے بارے میں خود کو پریشان کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو صرف مذکورہ شق کے پہلے پیراگراف میں شامل ہے۔ایکٹ کے تحت کسی جرم کا نوٹس لینے میں فوجداری عدالتوں کے اختیار کو دفعہ کے دوسرے پیراگراف کے ذریعے محدود کیا گیا

ہے۔اس کے باوجود اس کے پڑھنے سے یہ موقف واضح ہوتا ہے کہ اگر دو میں سے ایک شرط پوری ہو جاتی ہے تو مجسٹریٹ پر ایکٹ کے تحت جرم کا نوٹس لینے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ اگر اس ایکٹ کے چھ ماہ کے اندر استغاثہ قائم کیا گیا ہے جس میں مبینہ گیا ہے کہ کوئی منظوری پیش کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے کیونکہ مجسٹریٹ اس ایکٹ کے تحت نوٹس لینے کے لیے آزاد ہوگا۔لیکن اگر مذکورہ بالا چھ ماہ کی مدت ختم ہو چکی ہے تب بھی عدالت ایکٹ کے تحت جرم کا نوٹس لے سکتی ہے جب ریاستی حکومت کی سابقہ منظوری کے ساتھ مقدمہ چلایا جاتا ہے۔دوسرے لفظوں میں کسی مجرم کے خلاف مبینہ ایکٹ کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت ختم ہونے کے بعد قانونی کارروائی شروع کرنے کی واحد ضرورت یہ ہے کہ اس طرح کے ادارے کے ساتھ ریاستی حکومت کی طرف سے اس طرح کے ادارے کے لیے دی گئی منظوری بھی ہونی چاہیے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ چھ ماہ کی ابتدائی مدت ختم ہونے کے بعد منظوری کے ذریعے حمایت یافتہ استغاثہ قائم کرنے کے لیے ایکٹ میں مزید کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔یقیناً اس طرح کا ادارہ ضابطہ فوجداری میں موجود دیگر عمومی توضیعات تابع ہوسکتا ہے۔فاضل واحد جج کی طرف سے یہ استدلال کہ منظوری حاصل کرنے کے اقدامات کو پہلے چھ ماہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے اپنایا جانا چاہیے تھا، دفعہ 92 یا ایکٹ کی کسی دوسری شق میں اس کی تائید نہیں ہے۔تاہم، منظوری حاصل کرنے کی ضرورت تب ہی پیدا ہوگی جب چھ ماہ کی مذکورہ مدت کی میعاد ختم ہونے تک استغاثہ قائم نہیں کیا گیا ہو۔لہذا یہ تجویز کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ افسر کو مذکورہ مدت چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے سے پہلے منظوری حاصل کرنے کے لیے کارروائی شروع کر دینی چاہیے تھی۔اگر مذکورہ مدت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے استغاثہ شروع کرنے کے لیے کاغذات مکمل ہو جاتے ہیں تو وہ اس طرح کا مقدمہ شروع کرنے کے لیے فوراً مجسٹریٹ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔اس کے بعد منظوری کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔لہذا منظوری حاصل کرنے کی ضرورت مذکورہ مدت چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد ہی پیدا ہوگی۔

فاضل واحد جج کی توجہ کلکتہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے سپرنٹنڈنٹ اور ریممبرنس آف لیگل افیئرز، مغربی بنگال بنام مہندر سنگھ، (1972 کرمنل لا جرنل 544) میں دیے گئے پہلے فیصلے کی طرف مبذول کرائی جانی چاہیے تھی۔مذکورہ معاملے میں صورتحال یہ تھی کہ مجسٹریٹ نے اس بنیاد پر ملزم کو قانون کے تحت کچھ جرائم کے لیے استغاثہ سے فارغ کرنے کا حکم جاری کیا کہ کوئی مجسٹریٹ جرم کا نوٹس نہیں لے سکتا کیونکہ چھ ماہ کی ابتدائی مدت پہلے ہی ختم ہو چکی تھی۔عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے اس حکم میں مداخلت کی اور اس طرح مشاہدہ کیا:

"لہذا 1909 کے بنگال ایکٹ پنجم کی دفعہ 92 کے تحت حکم کے مطابق پیشگی منظوری کے بغیر کارروائی کے قیام پر پابندی صرف چھ ماہ کے بعد قائم کیے گئے مقدمے سے متعلق ہے لیکن اگر اور جب اسے چھ ماہ کے اندر قائم کیا جاتا ہے تو ایسی منظوری کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لہذا مقننہ کی طرف سے چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے پر منظوری پر زور دیا گیا ہے اور مذکورہ توضیعات کسی بھی رکاوٹ کو آسان نہیں بناتی ہیں جیسا کہ مسٹر داس نے دعوی کیا۔ لہذا، اس تناظر میں فاضل مجسٹریٹ کے حکم کا تناسب درست نہیں ہے۔ ریاستی حکومت چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے پر عدالت کے نوٹس لینے سے پہلے منظوری حاصل کر کے قانون کے تقاضوں کو پورا کر سکتی ہے، اس لیے اس مرحلے پر یہ ماننا قبل از وقت ہے کہ ایک قانونی حد رہی ہے اور 1909 کے بنگال ایکٹ پنجم کی دفعہ 92 اس کی یقین دہانی کراتی ہے۔

ہمیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ فاضل واحد جج مذکورہ فیصلے میں ڈویژن بینچ کی طرف سے مقرر کردہ صحیح قانونی پوزیشن سے محروم ہو گیا تھا۔ ان تمام وجوہات کی بناء پر ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔

جواب دہندگان کے فاضل وکیل نے استدعا کی کہ جواب دہندگان کو استغاثہ کی استقامت کے حوالے سے دیگر تمام تنازعات کو اٹھانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ یہ مشاہدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جواب دہندگان کے لیے یہ کھلا ہے کہ وہ اپنے خلاف دائر استغاثہ کی مزاحمت کے لیے جو بھی دلیل مناسب سمجھیں اسے اٹھائیں۔

اے۔ کے۔ ٹی۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔